



مجلس العلماء جنوبی افریقہ

پی او باکس ۳۳۹۳

پورٹ الزبتھ ۶۰۵۶

Email: muftis@themajlis.co.za

www.themajlis.co.za

26 رجب 1438 - 24 اپریل 2017

گمراہ کرنے والے طارق جمیل کی شیطانیت

گمراہ طارق جمیل جس نے اپنی روح شیطان کو بیچ دی ہے، اس کی چند بیکار باتیں
نیچے لکھتے ہیں:

(1) ”وہ ہمارے اکابر کو کافر کہیں، اس سے وہ تو خود کافر نہیں ہو جاتے۔ یہ بھی
سن لو۔ صحابہ کو کافر کہنے سے آدمی کافر نہیں ہوتا۔ یہ اپنے اکابر کے فتاویٰ میں
میں نے پڑھا ہے۔ ایک آدمی کہتا سارے صحابہ کافر تھے۔ اس پر اس کے کفر کا
فتویٰ نہیں آئے گا۔“

یہ فضول شخص جس کے کھسکے ہوئے دماغ میں شیطان نے پیشاب کر دیا ہے، قرآن اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کا منکر ہے۔ ایسے شخص کے ایمان کی کیا حالت ہوگی جو ایسی فضول بکواس کرتا ہے؟

اگر صحابہ کافر تھے، تو کیا کوئی اور مسلمان ہو سکتا ہے؟ اگر حضرت ابو بکر، حضرت عمر، حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کافر تھے، تو دنیا میں اور کون مسلمان ہونے کا دعویٰ کر سکتا ہے؟ اگر عشرہ مبشرہ جن میں خلفاء راشدین بھی تھے، وہی کافر تھے، تو اور کون مسلمان ہے یا ہو سکتا ہے؟

قرآن مجید اور صحیح احادیث عام صحابہ کے ایمان کی گواہی دیتے ہیں اور عشرہ مبشرہ کے ایمان کی خاص طور پر گواہی آئی ہے۔ عشرہ مبشرہ وہ دس صحابہ ہیں جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنتی ہونے کی خوشخبری دی۔

طارق جمیل جیسا شیطان، جو یہ دعویٰ کرتا ہے کہ ایک اور شیطان نے یہ کہا کہ اگر کوئی کہے کہ صحابہ کافر تھے تو وہ کافر نہیں ہوتا، تو یہ طارق جمیل خود ہی کافر ہے، کیونکہ یہ قرآن اور احادیث کی صریح نصوص کا انکاری ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں صحابہ کے بارے میں فرماتے ہیں:

”جب مومن تم (اے پیغمبر) سے اس درخت کے نیچے بیعت کر رہے تھے تو اللہ ان سے خوش ہوا۔ اور جو (ایمان) انکے دلوں میں تھا وہ اس نے معلوم کر لیا تو ان پر تسکین نازل فرمائی اور انہیں جلد فتح عنایت کی۔“ (سورۃ الفتح: 18)

یہ آیت صحابہ کرام کے ایمان پر مہر ہے۔ اس مہر کے بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”حدیبیہ میں جس نے بھی بیت کی تھی ان شاء اللہ وہ جہنم میں داخل نہیں ہوگا“ (مسلم)

کافر کا آخری ٹھکانہ کیا ہے؟ جو کھلے عام شیطان کی طرح یہ کہے کہ صحابہ کافر تھے وہ درحقیقت یہ کہہ رہا ہے کہ وہ سب جہنمی ہیں، اور یہی شیعوں کا عقیدہ ہے، جن کا یہ ابلیس طارق جمیل دفاع کر رہا ہے۔

صحابہ کا دفاع کرنے کی بجائے، انسانی شکل میں یہ شیطان شیعوں کا دفاع کر رہا ہے، جو یہ اعلان کرتے ہیں کہ صحابہ کافر تھے۔ جو شیطان یہ کہتا ہو کہ صحابہ کافر تھے اس کے کافر ہونے میں کیا شک؟

کوئی بھی بڑا عالم، جس کا یہ نظریہ ہو اس نے بہت سنگین غلطی کی ہے۔ اس

کی بزرگی اور بڑاپن اپنی جگہ، اس کے اس غلط فتوے کو رد کیا جائے گا۔ نہ اس فتوے کو پھیلانے کی ضرورت ہے اور نہ ہی اس کی وجہ سے شیعوں کے دفاع کی۔ شیعہ کہتے ہیں:

• چند صحابہ کو چھوڑ کر تمام کافر تھے

• حضرت ابو بکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم نے خلافت پر ناجائز قبضہ کیا

• حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے نعوذ باللہ زنا کیا

• حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہم جیسے کبار صحابہ نے قرآن میں تحریف کی ہے

صحابہ کے کافر ہونے کے عقیدے کا منطقی نتیجہ یہ نکلتا کہ قرآن کریم غلط اور تحریف شدہ ہے، اور یہ شیعوں کا عقیدہ ہے جس کا یہ ابلیس طارق جمیل دفاع کر رہا ہے۔ اگر اس کے اندر تھوڑا بھی ایمان ہوتا تو یہ اس بات کو ترجیح دیتا کہ اس کی زبان شیعوں کا دفاع کرنے سے پہلے ہی گنگ ہو جاتی۔

اسلام کی تمام بنیاد صحابہ پر ہے۔ صحابہ ہی تھے جنہوں نے قرآن اور شریعت

کے احکام کو ہم تک پہنچایا۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کوئی خبیث شخص صحابہ کو کافر کہے اور وہ خود کافر نہ ہو؟ اس ابلیس کو کوئی ایسا مفرد قول پیش نہیں کرنا چاہیے جو اس نے کہیں کسی کتاب میں پڑھ لیا۔ اس کو اس بات کا پرچار کرنا چاہیے جو قرآن اور صحیح احادیث نے صحابہ کے بارے میں کہی ہے۔

صحابہ کو اگر نکال دیا جائے تو نہ قرآن بچتا ہے نہ سنت اور نہ ہی اسلام۔ اللہ تعالیٰ نے صاف طور پر صحابہ سے اپنی خوشی کا اظہار کیا ہے خصوصاً مہاجرین اور انصار صحابہ سے۔ قرآن مجید کہتا ہے:

”جن لوگوں نے سبقت کی یعنی سب سے پہلے ایمان لائے مہاجرین میں سے بھی اور انصار میں سے بھی اور جنہوں نے نیکو کاری کے ساتھ انکی پیروی کی اللہ ان سے خوش ہے اور وہ اللہ سے خوش ہیں اور اس نے انکے لئے باغات تیار کئے ہیں جنکے نیچے نہریں بہ رہی ہیں وہ ہمیشہ ان میں رہیں گے۔ یہی بڑی کامیابی ہے۔“ (سورۃ توبہ: 100)

اللہ تعالیٰ تو فرما رہے ہیں کہ صحابہ کے لئے جنت تیار کی ہے، اور طارق جمیل ابلیس شیعوں کا دفاع کر رہا ہے جو کہتے ہیں کہ صحابہ جہنمی ہیں۔ صحابہ کو

کافر کہنے والے کیسے مسلمان ہو سکتے ہیں؟

کفار شیعہ، جن کا یہ ابلیس دفاع کر رہا ہے، قرآن کی اس آیت اور بے شمار دوسری آیات کا انکار کرتے ہیں کیونکہ ان کے مطابق اکثر صحابہ مرتد ہو گئے تھے۔ یہ شیطانی دعویٰ ان شیعوں کو کافر بنا دیتا ہے، اور اسی طرح طارق ابلیس بھی ان ہی کے نقش قدم پر چل رہا ہے جس کا کام ہی ان شیعوں کا دفاع کرنا ہے۔ اس خبیث کردار کو اپنے کفر کی کوئی فکر نہیں، اسی لئے اس کو یہ دعویٰ کرنے میں بھی کوئی پریشانی نہیں کہ جو صحابہ کو کافر کہے وہ کافر نہیں۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ”اللہ اپنے بندوں کے لئے کفر کو پسند نہیں کرتا“ (سورۃ زمر: 7) قرآن مجید ان بندوں کے لئے، جن سے اللہ خوش ہو، کفر کا انکار کرتا ہے۔ اوپر لکھی گئی دو آیتوں کے علاوہ، جن میں اللہ تعالیٰ نے صحابہ کے لئے اپنی رضا کا اظہار کیا ہے، اور بھی بے شمار آیات ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے صحابہ کی تعریف کی ہے۔ کسی مومن کے لئے یہ کیسے ممکن ہے کہ ایسی کفریہ بات کہے کہ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ صحابہ کافر ہیں وہ کافر نہیں؟ یہ تو اللہ تعالیٰ کا ہی انکار ہے۔ طارق جمیل ابلیس یہ کہہ رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بات کا

انکار اپنی جگہ مگر صحابہ کو کافر کہنے والا مسلمان ہے؟

طارق جمیل کو تبلیغی جماعت کے منبر سے بیان کرنے دینا، جماعت کے لئے انتہائی ذلت کی بات ہے اور کفر کی مدد کرنے کے مترادف ہے۔ اہل سنت و الجماعت کے لوگوں کے لئے یہ کیسے ممکن ہے کہ ایسے انسانی شکل میں شیطان کو اپنی جماعت میں جگہ دیں۔ تبلیغی جماعت اس کفر کو اس لئے قبول کرتی ہے کیوں کہ طارق جمیل اپنی گندی زبان سے ہجوم کو کھینچ کر لاتا ہے۔ اب مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا نہیں رہا۔ حق بھی مقصد نہیں رہا۔ اسی لئے ایسے خبیث انسان کو تبلیغی جماعت جگہ دی جاتی ہے۔

کسی عالم کے انتہائی غلط اور مفرد قول کو لے کر ایک غلط نظریے کی اشاعت کرنا کفر کے مترادف ہے۔ یہ بات ذہن میں رہے کہ اچھے گھوڑے بھی میدان میں پھسل جاتے ہیں۔ ہر عالم چاہے علم اور تقویٰ میں جتنا بھی اونچا ہو وہ بھی بعض مرتبہ ایسی غلطی کرتا ہے جو بہت خطرناک نوعیت کی ہوتی ہے۔ کسی عالم کا غلطی کرنا تو سمجھ میں آتا ہے مگر اس غلطی کو استعمال کر کے شریعت کے ایک مسلم حکم کی نفی کرنا بالکل حرام ہے۔

کوئی بڑا عالم، خصوصاً بعد کے دور کے، جس میں تھوڑی بہت اجتہاد کی

صلاحیت بھی ہو وہ بھی اپنی ذاتی رائے کی وجہ سے غلطی کر بیٹھتا ہے۔ جب وہ اپنے دماغ سے فیصلہ کرنے میں غلطی کرتا ہے تو علماء اس کی اس غلطی کو یا تو مسترد کر دیتے ہیں یا پھر شریعت کے حکم سے تطبیق دیتے ہیں۔ مگر طارق جمیل جیسے لوگوں کو یہ حق نہیں کہ ان غلطیوں کو ایک عالم حق سے منسوب کریں۔ جو شخص حضرت ابو بکر، حضرت عمر، اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کو کافر سمجھتا ہے، وہ لامحالہ قرآن کو بھی غلط سمجھے گا کیوں کہ ان ہی تینوں صحابہ نے قرآن کو مدون کیا۔ جو قرآن امت چودہ سو سال سے پڑھ رہی ہے وہ مصحف عثمانی کہلاتا ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ہی قرآن کریم کے چار نسخے پوری اسلامی دنیا میں بھیجے کہ قیامت تک کے لئے یہ معیار رہیں۔

اب اگر کوئی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو کافر کہے، جیسا کہ شیعہ کہتے ہیں، تو ایسا شخص بلاشبہ کافر ہے۔ مگر یہ بیکار ابلیس طارق جمیل کہتا ہے کہ ایسا شخص مسلمان ہے۔ طارق جمیل کے کفریہ مذہب میں ان شیاطین کا دفاع ضروری ہے جو صحابہ کو کافر کہتے ہیں۔ یہ ابلیس صحابہ کے دفاع میں ایک لفظ نہیں کہتا، مگر شیعوں کی تعریفوں اور دفاع میں ہر حد پار کر لیتا ہے۔

فقہاء نے لکھا ہے اگر کوئی شخص کسی عالم حق کو ذلیل کرے اور مذاق

اڑائے، وہ کافر ہے۔ یہ فقہاء کا متفقہ فیصلہ ہے۔ جب ایک عالم حق کو کافر کہنا کفر ہیں پھر تمام صحابہ کو کافر کہنے والا کافر کیوں نہیں ہوگا؟ بے شک شیطان نے طارق جمیل کو چھو کر پاگل کر دیا ہے۔

(2) ایک اور بکواس کرتے ہوئے طارق جمیل کہتا ہے:

”احمد رضا خان صاحب بریلوی: تو میں نے خود اپنے استاد صاحب سے سنا کہ ان کی تحریروں میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو کفر، حد کفر تک پہنچاتی ہو، یا بالکل کھلی گمراہی تک پہنچاتی ہو۔ وہ صرف جذبہ عشق میں بدعت کی حد تک پہنچے“

اس ابلیس کے لئے بدعت کوئی گمراہی ہی نہیں ہے حالانکہ بدعتیوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کلاب النار (دوزخ کے کتے) فرمایا ہے۔ اس ابلیس کے ایجنٹ کے لئے بدعت گمراہی ہی نہیں۔ اس کے لئے بدعت قابل قبول ہے۔

اس گمراہ ابلیس کو کونسی چیز مجبور کرتی ہے کہ یہ بدعتیوں کے اس گرو کا دفاع کرے جو ہمارے تمام دیوبندی علماء اور اولیاء کو کافر کہتا ہے۔ سب سے پہلی بات یہ کہ دیوبندی علماء میں سے کسی نے بھی احمد رضا خان کو کافر نہیں کہا۔ تو

یہ ابلیس طارق جمیل کیوں اس بدعت کے سرغنہ کا دفاع کرتا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے کسی بدعتی کی عزت کی اس نے اسلام کو ڈھانے میں مدد کی“ (طبرانی) بدعت اسلام کو ڈھاتی ہے مگر طارق ابلیس کے لئے بدعت گمراہی ہی نہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ”جب فاسق کو عزت دی جائے تو اللہ کا عرش کانپ جاتا ہے“ (بیہقی) اس ابلیس کے مطابق احمد رضا خان بدعتی تھا، تو پھر اس کا دفاع کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ یہ کام طارق جمیل اس لئے کرتا ہے کیوں کہ وہ شیطان کا ایجنٹ ہے اور اسلام کو تباہ کرنے میں شیطان کا سب سے بڑا ہتھیار ہی بدعت ہے۔ شیطان نے بہت سے مولویوں کو سنت اور اسلام کو بدعت کے ذریعے خراب کرنے میں استعمال کیا ہے۔ یہ مولوی دین کے نام پر بدعت اور کفر پھیلانے میں شیطان کے ایجنٹوں کے طور پر کام کرتے ہیں۔

ہم ایک بار پھر کہتے ہیں کہ علماء دیوبند نے احمد رضا خان اور اس کے بریلوی قبر پجاریوں کو کافر نہیں کہا جبکہ یہ بدعتی تمام علماء دیوبند اور ان کو ماننے والوں کو کافر کہتے ہیں۔

(3) طارق جمیل کی ایک اور خباثت یہ ہے:

”مولانا مودودی رحمت اللہ علیہ نیک آدمی تھے، اچھے عالم تھے۔ انہوں نے کوئی الگ فرقہ نہیں بنایا۔ انہوں نے کوئی فقہ نہیں لکھی۔ کوئی الگ اپنا اجتہاد نہیں کیا۔ وہ پکے حنفی مسلمان تھے۔ وہ حنفی عالم تھے۔ بڑوں کی بڑی خدمات ہیں، پڑھے لکھے طبقے کو دین سمجھانے کی، اور ان کی بڑی خدمات ہیں سوشلزم کے خلاف قدم اٹھانے کی۔ ان کی بڑی خدمات ہیں منکرین حدیث کے خلاف قدم اٹھانے کی۔“

اس بکواس سے گمراہ طارق جمیل نے دیوبند کے تمام اکابر کو غلط قرار دے دیا جنہوں نے مودودی کو گمراہ قرار دیا۔ حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمت اللہ علیہ، حضرت مولانا یوسف بنوری رحمت اللہ علیہ اور دوسرے اکابر علماء دیوبند نے بھی مودودی کی گمراہی پر تفصیلاً لکھا ہے۔

یہ بات واضح ہے کہ طارق جمیل ابلیس نے تمام گمراہ اور کفار شیعہ کا دفاع کرنے کا منصب سنبھال لیا ہے۔ یہ شیطان کے اس پلان کو پروان چڑھا رہا ہے کہ عوام کو اس بات پر قائل کیا جائے کہ وہ گمراہ، بدعتی اور شیعوں کو قبول

کر لیں۔ اس بات پر حیرانی ہوتی ہے کہ تبلیغی جماعت نے اس ابلیس کو جگہ دی ہوئی ہے۔ ایسا کرنے سے تبلیغی جماعت مسلمان عوام کے عقیدے کو خراب کر رہی ہے۔ اسی وجہ سے تبلیغ جماعت میں تفریق پیدا ہو رہی ہے، کیوں کہ جماعت پر اللہ تعالیٰ کا عذاب آ رہا ہے۔

خلاصہ

- شیعہ کافر ہیں
- احمد رضا خان بدعتیوں کا سردار ہے - انڈیا پاکستان کے بریلوی
- مودودی گمراہ ہے
- صحابہ کو کافر کہنے والا کافر ہے
- طارق جمیل شیطان کا ایجنٹ ہے۔ اس سے بچ کر رہیں